

بر وقت ملامت

نمبر 3397

ایک وعظ

شائع شدہ بروز جمعرات، 12 مارچ 1914
ایماندار مسیحی سی۔ ایچ۔ اسپر جن کی طرف سے
میٹروپولیٹن عبادت خانہ، نیونگٹن میں دیا گیا

"تم زندوں کو مُردوں میں کیوں ڈھونڈتے ہو؟"

لوقا 5:24

یہ سوال اُن مقدس عورتوں سے کیا گیا جو صُبْح سویرے مزار پر آئیں، اور اپنے ساتھ وہ خوشبودار مصالحے لائیں جو اُنہوں نے ہمارے خُداوند کے بدن کو خوشبو دینے کے لئے تیار کیے تھے۔ وہاں اُن سے فرشتے ملے جنہوں نے اُنہیں یاد دلایا کہ اُن کا خُداوند وعدہ کر چکا تھا کہ وہ پھر جی اُٹھے گا، اور وہ جی اُٹھا ہے، پس یہ بیکار ہے کہ وہ زندہ، ابدی مسیح کو قبر میں تلاش کریں۔ "تم زندوں کو مُردوں میں کیوں ڈھونڈتے ہو؟"

اُن کی خطا یہ تھی کہ وہ زندہ مُنجی کو ایسی جگہ تلاش کر رہی تھیں جہاں وہ نہ پایا جا سکتا تھا۔ ہم سب نے کبھی نہ کبھی یہی خطا کی ہے۔ بعض ہم میں سے اس وقت بھی یہی کر رہے ہیں۔ ہم بدی کے بیچ میں بھلائی کی تلاش میں ہیں، یہ اُمید رکھتے ہوئے کہ ہمیں ایسی جگہ تسلی ملے گی جہاں کبھی نہ ملی، اور نہ کبھی ملے گی—تلاش تو ہے، مگر غلط جگہ میں تلاش—زندوں کو مُردوں میں تلاش کرنا۔

اس کی مثال دینے کے لئے، میں اُول خُدا کے لوگوں سے خطاب کروں گا جو کبھی کبھی اس لغزش میں پڑ جاتے ہیں، اور پھر میں اُن سے ملامت کروں گا جو اب تک غیر تبدیل ہیں، نیز اُن سے بھی جو کسی قدر روحانی حقیقت کی طرف جاگ اُٹھے ہیں۔

—پس کہو

I

خُدا کے فرزندو! جو دُنیا سے بُلانے گئے ہو، کیا تم کبھی اپنے دل کی محبت کو زمینی چیزوں پر نہیں رکھتے، اور یہاں نیچے تسلی ڈھونڈنے کی کوشش نہیں کرتے؟

کیا میں نے نہیں دیکھا کہ تم میں سے بعض نے اپنی دولت میں تسلی ڈھونڈنے کی کوشش کی ہے؟ اور بعض نے، اپنے کاروبار کو بڑھانے کی کامیاب تدبیروں کے بیچ، اس دُنیا کی فکروں اور اس کی تجارت کے اُس کانٹوں کے بستر پر آرام پانے کا گمان کیا ہے؟ آہ! کس قدر رنج کا مقام ہے جب ایک مسیحی بُت پرست بن جائے۔ مگر جیسے قدیم اسرائیلی—جو باوجود اس کے کہ وہ سچے خُدا کو جانتے تھے، ضرورت کے وقت سونے کا بچھڑا بنا کر کہنے لگے، "اے اسرائیل! یہ ہیں تیرے معبود"—ویسے ہی ہم بھی کسی نہ کسی صورت میں کسی مخلوقی بھلائی کو اپنی تلاش کا مقصود بنا لیتے ہیں، اپنا دل اُس پر لگا دیتے ہیں، اور اُس سے تسلی کی اُمید رکھتے ہیں، یہ بھول کر کہ حقیقی تسلی فقط ہمارے خُداوند یسوع مسیح میں ہے۔

تم کیوں تلاش کرتے ہو؟—تم جو بہتر جانتے ہو—"تم کیوں تلاش کرتے ہو زندوں کو مُردوں میں؟" کیوں اُس ٹوٹے ہوئے حوض کے پاس آتے ہو جو پانی نہیں رکھ سکتا، جبکہ صاف شفاف چشمہ جو پانی حیات کے چشموں کی طرح بہتا ہے، ہر دم تمہارے قدموں میں ہے؟ تم کیوں اُس کیچڑ آلود ندی، سیحور، سے پینے جاتے ہو جبکہ صاف اور چمکدار آب حیات کا نالہ ہر وقت تمہاری رسائی میں ہے؟ تم ایک وقت سُوروں کے چھلکوں سے اپنا پیٹ بھرنے کی کوشش کرتے تھے، مگر اُس بھوک کو بجھا نہ سکے جو تمہیں کھانے جاتی تھی۔ کیوں پھر اُس بے فائدہ مشغلے کی طرف لوٹتے ہو؟

اے مسیحی! تم نے کبھی اپنے ہم نوع سے کہا ہے، "تم اُس چیز پر کیوں روپیہ صرف کرتے ہو جو روٹی نہیں، اور اپنی محنت اُس پر جو سیر نہیں کرتی؟" میں بھی تم سے یہی کہتا ہوں اگر تم سمجھتے ہو کہ ایک غیر فانی دِماغ فانی خوشیوں سے سیر ہو سکتا ہے، یا یہ گمان رکھتے ہو کہ جو اوپر سے پیدا ہوا ہے وہ اس ویران دُنیا میں تسلی پا سکتا ہے۔ یہ جُستجو خود ایک حماقت ہے جو تمہیں ضرور اُس سخت ملامت تک پہنچائے گی جو زندوں کو مُردوں میں تلاش کرنے والے کی ہوتی ہے۔ تمہاری پائیدار تسلی، تمہاری حقیقی خوشی، اور وہ واحد فرحت جو رکھنے کے لائق ہے، تمہیں مسیح یسوع میں، رُوح کی قدرت سے، ملنی چاہیے، نہ کہ وقت کی چیزوں میں۔

اور اس سے بھی زیادہ افسوسناک، جو کبھی کبھی ہوتا ہے، یہ ہے کہ اعتراف کرنے والا شخص اپنے دل کو دُنیاوی تفریحات کی بیہودہ خوشیوں سے خوش کرنے کی کوشش کرے۔ ہزاروں خوشی کے دروازے تمہارے سامنے کھلے ہیں جن سے فائدہ اٹھانے میں تم دوسرے لوگوں کی طرح حق رکھتے ہو۔ جو کچھ پاک، جمیل، اور گناہ سے غیر آلودہ ہے، وہ تمہارا بھی ہے جیسے دُنیا کے کسی اور شخص کا۔ تمہارے لئے ہیں فطرت کے نظارے، خُدا کی کاریگری کے عجائبات، اور مخلوقات کی وسیع سلطنت، جہاں بے شمار چیزیں آنکھ کو خوش کرنے، کان کو لبھانے، اور دل کو مسرت سے ابھارنے کے لئے موجود ہیں۔ اُن نعمتوں کو استعمال کرنا سیکھو جنہیں مشیت نے تمہاری رسائی میں رکھا ہے، مگر اُن کا غلط استعمال نہ کرو، اور دعا کرو کہ وہ مسرتیں جو وہ بخشتے ہیں تمہارے لئے پاک کی جائیں۔

لیکن کچھ تفریحات ایسی ہلکی اور لغو ہیں کہ اگرچہ وہ اپنی ذات میں گناہ نہ ہوں، تو بھی وہ اُس سرحد کے قریب ہیں جہاں تفریح اور عیاشی کے بیچ صرف ایک باریک لکیر ہے۔ اور چونکہ سرحدی علاقہ ہمیشہ لُٹیروں اور ڈاکوؤں سے سب سے زیادہ آلودہ رہتا ہے، اس لئے اُس سے بچنا بہتر ہے۔ اگر مسیحی کھلے گناہ سے دُور رہنا چاہتا ہے تو اُسے آزمائش کی جگہ سے بھی بچنا چاہیے، اور بُرائی کی صورت سے بھی پرہیز کرنا چاہیے، کیونکہ جو کچھ ایمان سے نہیں، وہ گناہ ہے۔

جو کچھ تم صاف ضمیر کے ساتھ نہ سمجھ کر نہیں کر سکتے کہ وہ درست ہے، اُسے چھوڑ دو، گناہ کے خوف سے۔ چھوڑ دینے میں تمہارا کچھ نقصان نہیں، مگر اُس میں داخل ہونے سے تم اپنے آپ کو ہزاروں غموں میں ڈال سکتے ہو۔ اے تم جنہوں نے ایک وقت مسیح کے دامن میں سر رکھا تھا، کیا اپنے دل کو اس بے باک اور شریر دُنیا سے ناپاک کرو گے؟ تم جنہوں نے فرشتوں کا کھانا کھایا، کیا اب بیوقوفوں کے کھانے کو ترسو گے، اور اُن کی لذت کے نشہ اور پیالے کو پیو گے؟ کیا تم ایسے مجمع میں نظر آؤ گے جہاں سب سے ہلکے مزاج اور سب سے بے پروا لوگ جمع ہوتے ہیں؟

شرم ہے تم پر، اے مسیحی! تم نے اپنے اقرار کو رسوا کیا، تم نے اپنے آپ کو رسوا کیا، تم زندوں کو نہ صرف مُردوں میں ہلکے سڑے گلے میں تلاش کر رہے ہو۔ کیا تم اپنی خواہشوں کے لئے خوشی چاہتے ہو؟ تم اپنے دل کے لئے کوڑے پاؤ گے۔ اگر تم خُدا کے فرزند ہو تو تمہیں اُسی راہ پر سخت چوٹوں اور ٹوٹے ہڈیوں کے ساتھ واپس لایا جائے گا جس سے تم بہک گئے تھے۔ اگر تم خُدا کے فرزند نہیں تو غالباً بد سے بدتر ہو جاؤ گے، اپنے زبانی اقرار کو—جو ایک بھاپ کی مانند تھا—چھوڑ دو گے، اور کتے کی مانند اپنے قے کی طرف لوٹو گے، اور وہ دھوئی ہوئی سورنی کیچڑ میں لوٹنے لگے گی۔

پس، اے مسیحی! جبکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ زمینی چیزوں میں پائیدار تسلی نہ ڈھونڈو، میں اُن سے بھی کہنے پر مجبور ہوں جو مسیحی نام اور دعویٰ رکھتے ہیں، کہ اپنی خوشی اُن بے فائدہ کھیلوں اور مشغلوں میں ہرگز نہ ڈھونڈو جن میں بعض لوگ لذت پاتے ہیں۔ یہ زندوں کو مُردوں میں تلاش کرنا ہے۔

مزید یہ کہ، اے میرے عزیز بھائیو اور بہنو مسیح میں، ایک بُرائی ایسی بھی ہے جو اُن میں عام پائی جاتی ہے جو ہر قسم کے ظاہری گناہ سے بچتے ہیں۔ یہ ایک دھیمہ مگر خطرناک گناہ ہے—یعنی جب شک اور خوف سے بھرے ہوں تو اپنی تسلی اپنے اندر ڈھونڈنا۔ میں سمجھتا ہوں کہ تجربہ ہمیں اس سے بچا دینا چاہیے، کیونکہ جب ہم اپنے ہی دلوں میں جھانکتے ہیں—اگرچہ ہمیں یقین ہے کہ خُدا کا فضل وہاں ہے—تو بھی اتنی کمزوریاں، عیوب، بلکہ اُس سے بدتر، حقیقی بدکاری ہمیں دکھائی دیتی ہے، کہ باطن کا یہ منظر ہرگز ہمیں تسلی نہیں دے سکتا۔ جو شخص برف سے آگ نکالنے کی کوشش کرتا ہے وہ کیسا بیوقوف ہے! مگر وہ اُس شخص سے زیادہ بیوقوف نہیں جو اپنی گھبراہٹ کو اپنے ہی جذبات سے تسکین دینے کی کوشش کرتا ہے۔

بھائیو! مسیحی کی تسلی صلیب پر ہے۔ وہاں اُس کی اُمید ہے۔ اُس کی اُمید کسی محسوس چیز پر قائم یا مبنی نہیں ہونی چاہیے۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ فضل دل میں راج کرتا ہے—اس پر شکر کرو—مگر افسوس! اگر یہی تمہارا سہارا ہے، تو اگلے ہی دن تم شک کر سکتے ہو کہ آیا فضل تمہارے اندر ہے بھی یا نہیں، اور پھر تمہارا سہارا کہاں؟ وہ تو غائب ہو جائے گا، سایہ کی مانند اُڑ جائے گا۔ مگر اگر تم یسوع کی صلیب پر بھروسہ کرتے ہوئے زندگی گزارتے ہو تو ہر وقت یکساں تسلی کے ساتھ چل سکتے ہو، کیونکہ صلیب کبھی اپنی جگہ نہیں چھوڑتی، کفارہ کبھی بدلتا نہیں، اس کی قدر کبھی گھٹتی یا بڑھتی نہیں۔

ہماری مسیح کے ساتھ اتحاد کی کوئی درجہ بندی نہیں۔ ہم ہمیشہ اُس میں ہیں، اُس محبوب میں مقبول ہیں۔ مبارک ہے وہ شخص جو اپنے ایمان کی بنیاد اُس مضبوط چٹان پر رکھتا ہے، نہ کہ اپنی ہی متغیر اور دغا باز کیفیات کی ریت پر۔ اگر تم اپنی غیر مستقل اور بدلتی ہوئی جذباتی کیفیتوں سے تسلی لینے کی کوشش کرتے ہو تو تم زندوں کو مُردوں میں تلاش کر رہے ہو۔ تم خوشی کو وہاں ڈھونڈ رہے ہو جہاں وہ کبھی نہ ملے گی۔ تم کانٹا تو توڑو گے، مگر گلاب نہیں۔ تم محنت تو کرو گے، مگر اجر نہ پاؤ گے۔ “تم آگ کی تپش تو سہو گے، مگر اُس کی مغرّح گرمی سے نہ گرمو گے۔” تم زندوں کو مُردوں میں کیوں ڈھونڈتے ہو؟

جب ایماندار محسوس کرے کہ اُس کے ساتھ فضل کا بہاؤ بہت کمزور ہے، تو خبردار رہے کہ وہ اپنی گواہی کی تازگی کے لئے—سینا پہاڑ کا رخ نہ کرے۔ کیا تم نے ایسے ایمانداروں کو نہیں سنا جن کا غمگین نغمہ کچھ یوں ہوتا ہے،

”یہ ایک سوال ہے جسے میں جاننا چاہتا ہوں“

یہ اکثر مجھے فکر میں ڈال دیتا ہے
 کیا میں خداوند سے محبت کرتا ہوں یا نہیں
 ”کیا میں اُس کا ہوں یا نہیں؟“

اور اس حالت سے نکلنے کے لئے وہ کہتے ہیں، ”اب میں خُدا کے ساتھ ایک عہد باندھوں گا۔ میں اپنے آپ کو روزہ اور کثرت دعا سے ملامت میں رکھوں گا“، یا پھر اپنے گھڑے ہوئے نذروں کا سہارا لیتے ہیں—بجائے اُس کے کہ سیدھے گنہگار کی حیثیت سے مسیح کے پاس جائیں، اور اپنے لبوں پر ایسے کلمات رکھیں جیسے ہمارے حمدیہ ترانے میں ہیں، جیسے کہ میں ہوں، اگرچہ بے چین ہوں“
 کئی جنگوں اور کئی شکوک سے
 اندر لڑائیاں، باہر خوف
 ”اے خُدا کے برہ! میں آتا ہوں“

مگر مسیح کے پاس یوں آنے کے بجائے، وہ اپنے آپ کو اپنا نجات دہندہ بنانے لگتے ہیں۔ اگر پولس یہاں ہوتا تو اُن سے کہتا، ”اے بے وقوف غلاطیو، کس نے تمہیں مسحور کیا کہ تم حق ماننے نہ لگے؟ رُوح میں شروع کر کے، کیا تم اب جسم میں کامل“ ہو رہے ہو؟

اے عزیز بھائیو! اگر چاہو تو عہد باندھو، اگر مرضی ہو تو روزہ رکھو، اور اگر کر سکو تو بے دمی دعا کرو—جتنی زیادہ دعا، اتنا بہتر۔ مگر جب جان بھوکی ہو، تو وہ جسمانی مشقوں سے نہیں، بلکہ خوراک سے بحال ہوتی ہے۔ پس تمہیں اپنی طرف سے کچھ دینے سے زیادہ مسیح کے وسیلہ سے اپنے اندر کچھ پانے کی ضرورت ہے۔ اسی لئے اپنی نظر اُسی طرح پھیر دو جیسے تم نے شروع میں پھیر دی تھی، اپنے قائم مقام کی زخمی مگر جلالی شانوں پر، اور اُس سے کہو، ”اے میرے خداوند، اگر میں مقدس نہیں تو میں گنہگار ہوں، اگر میں نجات یافتہ نہیں تو بھی اب میں تجھ پر بھروسہ کرتا ہوں، خواہ پہلے کبھی نہ کیا ہو۔ میں اب اپنے آپ کو تیرے سپرد کرتا ہوں۔“ یہی تمہیں زندہ کرے گا، یہی تمہیں تسلی دے گا۔ اُس کے بعد جو چاہو کام کرو، مگر زندوں کو مُردوں میں مت تلاش کرو۔

موسیٰ کے پاس مت جاؤ جو مر چکا ہے اور برسوں پہلے دفن ہوا، غلامی کی رُوح کے ماتحت مت آؤ، بلکہ ایسے بجّے کی مانند آؤ جو شریعت کے نیچے نہیں بلکہ فضل کے نیچے ہے، اور صلیب کے قدموں میں آرام کرو۔ تب تمہاری رُوحانی قوت بحال ہو گی، اور تم اپنے خداوند میں خوشی مناؤ گے۔

ایماندار کے لئے ایک اور بات۔ اے عزیزو، میرا خیال ہے کہ ہم زندوں کو مُردوں میں اُس وقت تلاش کرتے ہیں جب اپنے ہم جنس انسانوں سے سہارا اور مدد ڈھونڈتے ہیں، یا جب ہم اپنے بچوں یا رشتہ داروں میں تسلی کا دوام تلاش کرتے ہیں۔ اور ہاں! تم میں سے بعض کے لئے یہ آسان ہے کہ واعظ کو حد سے زیادہ بلند خیال کرو۔ ممکن ہے کہ جب تمہیں رُوحانی زندگی کی تازگی ملی ہو اور کسی دیندار راہی کے تحت خوراک پانے لگے ہو، تو تم اُس شخص پر نگاہ رکھو نہ کہ اُس کے مالک پر۔ اگر تمہارا ایمان انسان کی حکمت یا انسان کی لگن پر قائم ہے تو تم زندوں کو مُردوں میں تلاش کر رہے ہو۔

اس سے بچو! ہمیں ہمارے عہدہ کے سبب عزت دو، مگر اس سے زیادہ نہ دو۔ ہم تمہیں خداوند یسوع کی طرف دیکھنے کو کہتے ہیں، کیونکہ ہم اپنے آپ کو نہیں بلکہ یسوع مسیح خداوند کو مناد کرتے ہیں، اور اپنے آپ کو مسیح کی خاطر تمہاری خدمت کے لئے پیش کرتے ہیں۔

ایک عام کمزوری یہ ہے کہ بیوی یہ سمجھے کہ اُس کا شوہر اُس کے پہلو سے کبھی جُدا نہیں ہوگا۔ مگر وہ فانی ہے۔ میں تمہیں اداس پیش گوئیوں سے رنجیدہ نہیں کرنا چاہتا، مگر یہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ زندہ خُدا ہی وہ واحد زندہ ہے جس پر تمہارا بھروسہ قائم رہ سکتا ہے۔ اور اے ماں، کیا تم سمجھتی ہو کہ تمہارا بچہ کبھی تم سے جُدا نہیں ہوگا؟ جان لو کہ تم مردوں کی بستی میں ہو، اور تم کون ہو، اور کیا ہو، کہ وہ دوسرے لوگوں کے بچوں اور دوستوں کی مانند اڑتے ہوئے تیروں اور پوشیدہ بیماریوں کی زد سے باہر ہوں؟

اگر تم ان درختوں میں گھونسل بنانے لگو جن پر ہر ایک پر لکڑ ہارے کا کلہاڑا نشان زد کر چکا ہے اور جو سب گرائے جائیں گے، تو تم ایک نادان پرند ہو، اور تمہارا گھونسل ضائع ہو گا اور تمہیں سخت نقصان اٹھانا پڑے گا۔ ایک ایسا غیر فانی محب ہے جو کبھی نہ مرے گا، ایک ایسا ابدی دوست ہے جو کبھی نہ جائے گا، ایک ایسا باپ ہے جو ہمیشہ زندہ ہے، ایک ایسا بھائی ہے جو ابد تک ساتھ رہتا ہے۔ زمینی رشتہ داریوں کی قدر کرو، مگر انہیں ڈھیلا تھامو۔ خُدا کا شکر کرو اُن کے لئے، مگر یہ نہ سمجھو کہ وہ تمہاری دائمی ملکیت ہیں۔

تمہارا قبضہ فقط کرایہ پر ہے، اور ایک لفظ ہی اُسے ختم کرنے کو کافی ہے۔ کھیتوں میں چلتے ہوئے تم دیکھو گے کہ وہ اب بھی شاہی پیالہ نما پیلے پھولوں اور جون کے مہینے کی نازک کلیوں سے سجے ہیں، مگر یہ نہ سمجھو کہ یہ پھول ہمیشہ قائم رہیں گے۔ میں پہلے ہی درانتی کی تیاری کی آواز سن رہا ہوں، اور جانتا ہوں کہ کاٹنے والے جلد ہی اپنے کام میں لگ جائیں گے۔ پھول کاٹ دیے جائیں گے، اور سبز گھاس سُکھ جائے گی۔ پس اپنی محبت اُن عارضی نعمتوں پر نہ لگاؤ گویا تم انہیں حنوط کر کے ہمیشہ کے لئے رکھ سکتے ہو۔ کیونکہ ”سب بشر گھاس کی مانند ہیں اور اُس کی ساری خوبی گھاس کے پھول کی مانند ہے۔“ گھاس سُکھ جاتی ہے اور پھول گر جاتا ہے، مگر خُداوند کا کلام ابد تک قائم رہتا ہے۔

اپنی محبت اُس پر قائم رکھو جو قائم رہتا ہے، نہ کہ ان گذر جانے والی چیزوں پر۔ میں تمہیں، اے بھائیو، یہ عمومی نصیحت دے کر چھوڑتا ہوں—چونکہ اُسے کئی طریقوں سے لاگو کیا گیا ہے، تم اپنی تاملات میں اُسے اور بھی زیادہ پھلوں پر لاگو کر سکتے ہو—خبردار رہو کہ زندوں کو مُردوں میں تلاش نہ کرو، اور یوں اپنی قوت ضائع کر کے تھکن اور مایوسی کے کڑوے پھل نہ کاٹو۔

—کیا تم میں سے، اے میرے سننے والو، بہت سے ایسے نہیں ہیں

||

—جو خُدا کے فرزند نہیں ہیں :

يَكُوْفَتِي مُنَاصَحَت

ای خُداوند کے خَادِمُو، جیسا رَسُوْل نے اُس رُومیوں کے دسویں باب میں کہا جسے ہم نے ابھی تمہارے سامنے تلاوت کیا، ”اُن سبھ نے انجیل کی فرمانبرداری نہ کی۔“

میں نہیں جانتا کہ اُس باب کے پڑھنے نے تمہارے دلوں کو چھوا یا نہیں، مگر میرے دل کو اُس نے ضرور پگھلا دیا، یہاں تک کہ میں بمشکل اپنے آنسو روک سکا، جب میں نے تمہارے بعض کو یاد کیا۔ ”اُن سبھ نے انجیل کی فرمانبرداری نہ کی،“ یعنی وہ سبھ نہیں جو باقاعدہ ان کُرسیوں پر بیٹھتے ہیں، اور جن کے سامنے ہم اکثر اُس خوشخبری کو سُنااتے ہیں۔ وہ جو ہماری جماعتوں میں آتے ہیں اور محنت سے تعلیم پاتے ہیں، مگر پھر بھی سبھ نے انجیل کی فرمانبرداری نہ کی۔ بلکہ ایک بہت بڑا حصہ ہے جس نے نہیں کی۔ اے دُکھدائی حقیقت—ایسا واقعہ جس پر بعض تمہیں قیامت کے دن افسوس و نالہ کرنا پڑے گا، اگر خُدا کی رحمت نے تجھ پر پیشگی ترس نہ کھایا۔ اور ایسی حالت میں میں تجھ سے مُناصحت کرنا چاہتا ہوں۔

تُم میں سے بعض گناہ میں خُوشی ڈھونڈ رہے ہو، اور حقیقتاً زندوں کو مُردوں میں تلاش کرتے ہو۔ اے لوگو، ذرا سوچو! خُدا جس نے تمہیں بنایا اُس نے اپنی ایسی شرائع قائم کی ہیں، جن کی تعمیل تمہاری بھلائی کے لئے لازمی ہے۔ فرض کرو کہ خُدا نے یہ مُقرر کیا ہوتا کہ اُس کے حکم کی خلاف ورزی انسان کو خوش کر دے، کیا یہ دانائی ہوتی؟ نہیں، یہ تو ایسی بیوقوفی ہے جسے ہم بھی نہ سوچ سکتے، چہ جائیکہ خُدا ایسا کرے۔ پس جب تُو خُدا کے حکم کو توڑ رہا ہے تو یقین رکھ کہ یہ رستہ خوشی کا نہیں بلکہ دُکھ کا ہے۔ ایسا ہونا ہی ہے۔

تُو کہتا ہے، ”لیکن یہ مجھے فی الفور لُطف دیتا ہے۔“ یہ ہو سکتا ہے، اور یہ میری بات کے خلاف نہیں، کیونکہ وہ جادوئی دلکشی جو تمہیں کھینچتی ہے، وہی جال ہے جو تمہیں دھوکہ دیتا ہے، اور جس قدر لُطف گناہ اپنے چاہنے والے کو دیتا ہے، اُس سے ہزار گنا رنج و اَلَم اُس پر آ پڑتا ہے۔

میں یہاں جسمانی گناہوں کی تفصیل نہیں کرونگا، مگر کون نہیں جانتا کہ جس قدر لذت شہوت کے پُستار کو ملتی ہے، اُس کے بعد اُسی قدر قساوت، اَلَم اور جانکابی اُس پر آتی ہے—ایسے عذاب جن کی تشریح حکیم بہتر کر سکتا ہے۔ یہ دُنیا میں ہی ایک عام نتیجہ ہے، مگر جہاں تک آئندہ حیات کا تعلق ہے، اگر تُو ایک لمحہ کو بھی اُس دبیز پردے کو اُٹھا سکے جو غیب کی دُنیا کو ہماری آنکھوں سے چھپانے ہوئے ہے، یا اگر کوئی صَوْت اُس دیوار کو چیر سکے جسے لامحدود رحمت نے ایسا مضبوط بنایا ہے کہ پُکار و گریہ اور دانت پیسنے کی آواز اِس میں سے نہ گزر سکے، تو میں یقین کرتا ہوں کہ اُن کی کراہیں، لعنتیں اور دیوانہ وار چیخیں، جنہوں نے گناہ کی لذت کے نام پر چیا اور اُس کے اسیر ہو کر مرے، تمہیں ہیبت اور شدتِ خیرت سے بھر دیں گی۔

وہ گُنہگار جو اپنے ہی رستے کا پھل کھاتا ہے—وہ پھل جو کبھی اُسے بھایا تھا—اور اُس پیالے کا تلچھٹ پیتا ہے جس کا پہلا گھونٹ اُس کو شیریں لگا تھا، ایک بولناک منظر ہے۔ اور یہ تو محض اُس کے ضمیر کا اپنی حماقت پر جاگ اُٹھنا ہے۔ اصل بدلہ لینے والی عدالت کا عذاب ابھی باقی ہے۔ خُدا کی نافرمانی لازماً اُس کے قہر سے بدلہ پائے گی—ایسا قہر جو کسی طرح کم نہ ہو، اور ایسا دُکھ جو کبھی نہ گھٹے۔ پس کیوں تمہیں زندہ کو مُردوں میں تلاش کرنا ہے؟

کچھ لمحوں کی سنجیدگی ہی بدکار کو قائل کرنے کو کافی ہے کہ یہ آخری انجام ضرور اُس کا مُنتظر ہے۔ کون اپنے بیٹے کو ہمیشہ کی نافرمانی میں خوش کرنے کا سوچے گا، یا اُس کی سرکشی پر اُسے انعام دے گا؟ تم بطور دانا والدین اِس بات کا دھیان رکھتے ہو کہ تمہارا بچہ جانے کہ تم ہی گھر کے حاکم ہو، اور اگر تمہارے قانون بار بار توڑے جائیں تو تم سزا دیتے ہو۔ چاہے چھڑی سے یا اور طرح کی تنبیہ سے۔ اور کیا خُدا اپنی بادشاہی کی حاکمی کے لئے نہ کھڑا ہوگا؟ کیا وہ اپنی شریعت کو نافذ نہ کرے گا، اور انسان کو یہ نہ جتائے گا کہ وہ اُس شریعت کو توڑے بغیر اُس کے دھمکانے ہوئے بدلے سے بچ نہیں سکتا؟ اگر تُو اِس کو سچ نہ مانے تو اپنی جان کے نقصان پر مان لے گا۔

میں تُو کو کہتا ہوں کہ اگر تُو اپنا لُطف تماشہ گاہ میں، یا لہو و لعب کے میخانے میں، یا اور بھی بدتر—اگرچہ اکثر اُس سے جُڑا ہوا—شرم کے گھر میں ڈھونڈتا ہے، اگر تُو بیگانہ عورت کے کمرے میں جاتا ہے، یا اپنی شامیں شراب خانوں میں گزارتا ہے اور سخت شراب سے اپنے آپ کو گرما لیتا ہے، تو تُو افسردگی سے بچنے کی کوشش میں اپنے اوپر مصیبت کو دعوت دیتا ہے، اور خوش رہنے کی جُہد میں اپنی خوشی کی قوت کو برباد کرتا ہے! بلکہ تُو گویا اِس طرح جنت کی خُوشیوں کے لئے جہنم کی گہرائیوں کا قصد کرتا ہے۔

رُبُ الفَواج تُمہیں یہ دکھا دے گا کہ دُنیا کی لذتوں کی خوبصورت جھلک کے نیچے ایک گہناؤنی کوڑھ ہے، جسے اگر عیاں کر دیا جائے تو دل بیمار ہو جائے۔ اے لوگو، ایسی لذتوں کے پیچھے نہ جاؤ۔ یاد رکھو کہ خُدا اِن باتوں کا حساب تمہارے ہاتھ سے لے گا۔ خالص لذت تلاش کرو—ایسی روحانی شادمانی جو کبھی بیزاری نہ لائے، ایسی خُوشی جو اپنی خوشبو کو قائم رکھے، اور اپنے سوا اوروں کو بھی تروتازہ کرے، جس میں کوئی بولناک یاد تعاقب نہ کرے، بلکہ جب تُو مرنے کو ہو تو میٹھی یاد چھوڑے۔

اپنے دلوں کو اُس جام کے گھونٹ سے شاداب کرو جو اُس وقت بھی تُمہیں تقویت دے جب تمہاری جان کی دھڑکن مدہم پڑ رہی ہو—وہ جام جو آخر تک صاف بہتا ہے، جس کا ہر گھونٹ مرنے کے وقت بھی شکرگزاری کے قابل ہو، جب تمہاری ابدی رُوح نامعلوم جہانوں کی طرف پرواز کرنے کو ہو۔ گناہ کے قبروں اور مُردار خانوں میں زندہ لذت نہ ڈھونڈو۔

—اور اب میں اپنی آواز کا لہجہ بدلتا ہوں، کیونکہ اب میں اِس مجمع کے ایک اور حصے سے خطاب کرنا چاہتا ہوں

III

وہ جو خُدا کے ساتھ درست پائے جانے کی سچی فکر رکھتے ہیں۔ :

بعض تم میں سے، اے عزیز رفیقو، گناہ کی برائی کو پہچان چکے ہو اور اُس کی راہوں سے برگشتہ ہو گئے ہو، لیکن اگرچہ تم آنے والے غضب سے بچنے کے مشتاق ہو، تاہم غالب امکان یہ ہے کہ تم نجات اُس جگہ ڈھونڈ رہے ہو جہاں وہ برگز پائی نہیں جا سکتی۔ پس چند نصیحتیں اور تنبیہات تمہارے لیے مقبول ہوں گی۔

نجات کو رسموں اور عبادتی ظاہری طریقوں میں نہ تلاش کرو، کیونکہ اگر ایسا کرو گے تو زندوں کو مُردوں میں ڈھونڈ رہے ہو۔ پرانی یہودی شریعت میں مثالیں اور علامتیں بکثرت تھیں، اسی لیے اُس کی تعمیل میں بہت سی شکلیں اور رسوم پائی جاتی تھیں، لیکن اُس نے اُن بے شمار لوگوں کو نہ بچایا جو بیابان میں اپنے گناہوں میں ہلاک ہوئے، اور نہ اُن لاکھوں کو جنہوں نے اپنی زندگی بھر یہ سب کچھ دیکھا، مگر اُن کے باطن میں اُس حقیقت کو نہ پہچانا جس کی طرف یہ سب علامتیں اشارہ کرتی تھیں؛ اور وہ اُس خُداوند یسوع کو رد کرتے ہوئے مر گئے جس کی شفاعت کی یہ سب گواہی دیتی تھیں۔

بیرونی شان و شوکت اور رسم و رواج جان کو بچانے میں کچھ فائدہ نہیں رکھتے۔ اگر وہ لوگ جو لباسوں اور رسومات کے دلدادہ ہیں، کسی مریض کے جسم کو اِن ذرائع سے شفا دینے کی کوشش کریں، تو وہ دیکھ لیں گے کہ اُن کا علاج بدن کی صحت بحال کرنے میں کچھ اثر نہیں کرتا۔ اور اگر وہ ایسے آدمی کو لائیں جس کی جان بیمار ہے، تو جلد معلوم ہو جائے گا کہ اُن کے سب چمکیلے لبادے اور نغماتی قرأت ایک زخمی ضمیر کو ذرا بھی مرہم پہنچانے کے قابل نہیں۔ اے صاحبو، یہ سب مردہ ہیں، یہ سب کے سب مردہ ہیں! سارا معاملہ موت ہی موت ہے! اپنی ساری ظاہری خوبصورتی کے باوجود یہ اُس سڑتے پھپھوندی کی مانند ہے جو گندیگی پر اگتی ہے۔

یہ پورا نظام فریب ہے، ایک جھوٹا زیور جو دھوکہ دینے کے لیے ہے۔ یہ محض ایک دھوکہ ہے، شیطان کی چال جس سے دُنیا کو راہ سے بہکایا جائے۔ اگرچہ تم دریائے یردن کے پانی سے بیتسمہ لو، بڑی شان و شوکت سے تصدیق پاؤ، ہر مقدس اور نامقدس دن عشاءے ربانی میں شریک ہو، اور اپنی موت کے وقت پیشانی پر تیل ملوا کر اور کابن کی جھوٹی معافی اپنے کانوں

میں سن کر دم توڑو—پھر بھی اگر تمہارے پاس اُس سے بہتر ایمان اور روشن اُمید نہ ہو جو یہ سب کچھ تمہیں دے سکے، تو تم جہنم میں اُترو گے۔ کیونکہ نجات اور کوئی نہیں، بجز اُس کے جو مسیح میں پائی جاتی ہے، بغیر کسی کابن کی شفاعت کے، اور بغیر کسی خادم کے تمہارے اور اُس کے درمیان حائل ہونے کے۔

اگر تم یسوع پر ایمان رکھتے ہو تو تم خود کابن ہو۔ مسیح ہی واحد کابن ہے، ہمارے اعتراف کا عظیم سردار کابن۔ اُس سے معافی لو، اور باقی لوگوں کو اُن کی کابنی کے بارے میں گھمنڈ کرنے دو۔ اُن سے ہوشیار رہو۔ ان لوگوں کے پاس مدد کے لیے جانا زندوں کو مُردوں میں تلاش کرنے کے برابر ہے۔

یا شاید تم مسیح کے بغیر اپنی نجات خود کمانا چاہتے ہو۔ تم نے یہ خیال باندھ رکھا ہے کہ تمہیں فلاں تجربات سے گزرنا ہے، اتنے آنسو بہانے ہیں، دل کو فلاں کیفیت میں لانا ہے، پھر یہ عادت چھوڑنی ہے اور فلاں خدمت بجا لانی ہے، اور کچھ عرصے بعد تم بچ جاؤ گے اور اطمینان پا لو گے۔ خلاصہ یہ ہے کہ تم سمجھتے ہو کہ تم خود اپنے نجات دہندہ ہو۔ کیا تم نہیں جانتے کہ خدا کے کلام کے مطابق ہر وہ شخص ملعون ہے جو شریعت کی سب باتوں پر عمل نہیں کرتا؟ "ملعون ہے ہر وہ شخص جو اُن "سب باتوں پر قائم نہیں رہتا جو شریعت کی کتاب میں لکھی ہیں تاکہ اُن پر عمل کرے۔"

اب چونکہ تم نے سب باتوں کو پورا نہیں کیا، تم ملعون ہو۔ اور جب تک تم شریعت کے ماتحت ہو، تم جو کچھ بھی کرو، ملعون ہو۔ اگر تم مسیح کے وسیلہ سے شریعت سے آزاد ہو جاؤ، تب ہی اور تب ہی لعنت سے بچ سکتے ہو، کیونکہ مسیح نے ہمارے لیے لعنت بن کر، ہمارے واسطے لکڑی پر لٹک کر، اُس لعنت کو دُور کیا، اور ہمیں اُس سے مخلصی بخشی۔ لیکن جب تک تم اپنے کاموں سے نجات پانے کی کوشش کرتے ہو، تم شریعت کے نیچے ہو، اور جب تک تم شریعت کے نیچے ہو، تم لعنت کے نیچے ہو۔ جہاں سب کچھ خدا کی شریعت کے ماتحت ہے، وہاں برکت تلاش کرنا زندوں کو مُردوں میں تلاش کرنے کے برابر ہے۔

میں نہیں جانتا کہ یہ کلام کس کس پر براہ راست لاگو ہوتا ہے، لیکن مجھے یقین ہے کہ میں اُن سے بات کر رہا ہوں جو نجات کے پیاسے ہیں، اور اپنی جان کی قبولی کی یقین دہانی کے لیے کچھ بھی دینے کو تیار ہیں۔ شاید تم نے دن رات رحم کے لیے دعا کی ہو، یہاں تک کہ گھٹنوں نے فرش سے جُڑ جانے کا سا احساس دیا ہو، اور دعا میں تمہارا دل اتنی شدت سے پکارا ہو کہ جسم کمزور پڑ گیا ہو۔ میں خوش ہوں کہ تم دعا میں تڑپتے ہو، لیکن ان طویل تاخیر اور کھینچی ہوئی دعاؤں کی ضرورت نہیں۔

مسیح پر بھروسہ کرو جو اُس صلیب پر لٹکا ہے، اور تم بچ جاؤ گے۔ جیسے ہی تم یسوع پر تکیہ کرتے ہو، گزشتہ گناہ مٹ جاتے ہیں، تم خدا کے حضور ایک نیا آدمی ٹھہرتے ہو، تمہاری بدی معاف ہو جاتی ہے، تمہاری خطا ڈھانک دی جاتی ہے، اور تم محبوب میں قبول کیے جاتے ہو۔

ہمارے خُداوند نے اِس معاملہ کو نرم نہ کیا، اُس نے تین راستے نہ دیے، بلکہ فرمایا: "جو ایمان لاتا ہے اور بپتسمہ لیتا ہے وہ نجات پائے گا۔" اور جو ایمان نہ لائے؟ "جو ایمان نہ لائے وہ سزا پائے گا۔" چاہے وہ کلیسیا ہمیشہ جاتا ہو یا ہر اجتماع میں شریک ہوتا ہو، اگر ایمان نہ لائے تو سزا پائے گا۔ چاہے وہ مالی دیانت میں کامل ہو، "جو ایمان نہ لائے وہ سزا پائے گا۔" یہ نجات دہندہ کے نرم ہونٹوں کے الفاظ ہیں، میرے نہیں۔ اُس نے کہا، اور وہ سچ ثابت کرے گا۔

آہ! کاش تم اُس پر بھروسہ کرو، کیونکہ اگر تم اُس پر بھروسہ کرتے ہو تو تم ہرگز مجرم نہ ٹھہرو گے۔ مگر اگر تم اور کہیں اپنی جان کے لیے اُمید اور تسلی ڈھونڈو گے، تو تم زندوں کو مُردوں میں تلاش کر رہے ہو۔

ابھی، اسی گھڑی، اسی پر ایمان لا کر اپنی جان اُس کے سپرد کرو۔ انجیل میں تمہاری اہلیت کا کوئی ذکر نہیں۔ خواہ تم ابھی کسی نئے گناہ سے نکلے ہو، پیغام یہی ہے: "اب قبولیت کا وقت ہے، اب نجات کا دن ہے۔" جیسا کہ لکھا ہے: "شریر اپنی راہ اور ناراست آدمی اپنے خیال کو ترک کرے اور خُداوند کی طرف رجوع لائے، اور وہ اُس پر رحم کرے گا، اور ہمارے خدا کی طرف" کہ وہ کثرت سے معاف کرے گا۔

اُو، اُس کے وعدے کو تھام لو، اور اپنے سب جھگڑوں اور بہانوں کو چھوڑ دو۔ وہ کسی آنے والے کو کبھی خارج نہیں کرتا۔ مسیح تمہاری بھرپائی نہیں چاہتا، تمہاری خالی حالت چاہتا ہے؛ تمہاری طاقت نہیں، تمہاری کمزوری؛ تمہاری زندگی نہیں، تمہاری موت۔ اُس کے پاس ایک معمور خزانہ ہے خالی گنہگاروں کے لیے—اے بھوکے گنہگار، آج کے لیے۔

مسیح نہ راستبازوں کے لیے آیا، بلکہ گنہگاروں کو بچانے کے لیے۔ اے گنہگاروں کے سردار، یسوع کے پاس اُو! آج کی رات جو اُس کے پاس آئے گا، وہ اُسے قبول کرے گا۔ اے ابدی روح! انہیں کھینچ لے! اے ابدی باپ! اپنی قدرت سے اب انہیں بُل لے، تاکہ ہم سب تیرے دہنے ہاتھ پر اکٹھے ہوں، تیرا چہرہ دیکھیں، اور تیری عظیم محبت میں خوشی منائیں۔

رُومیوں، باب 9، آیات 3-1 — میں مسیح میں سچ کہتا ہوں، جھوٹ نہیں بولتا، اور میری ضمیر بھی رُوح القدس میں میری گواہی دیتی ہے، کہ میرے دل میں بڑی غمگینی اور ہمیشہ کی اداسی ہے۔ کیونکہ میں یہ چاہتا کہ اپنے بھائیوں، یعنی جسم کے رُوسے اپنے رشتہ داروں کی خاطر، میں خود مسیح سے جُدا ہو کر ملعون ٹھہرتا۔

رسول یہاں بظاہر ایک غیر معمولی بیان کرنے کو ہے — ایک ایسا بیان جس پر شاید کوئی یقین نہ کرے، اسی لئے وہ اُس سے پہلے اُن نہایت سنجیدہ قسم کے حلفیہ اقراروں کو پیش کرتا ہے جو کسی مسیحی کو کرنے کی اجازت ہیں؛ وہ اعلان کرتا ہے کہ وہ سچ کہتا ہے، اور یہ کہ رُوح القدس اُس کی ضمیر کے ساتھ گواہی دیتا ہے کہ حقیقت یہی ہے — کہ وہ اپنے ہم وطنوں کی جانوں سے ایسا محبت رکھتا ہے کہ گو یہ امر ممکن نہیں، تو بھی محبت کے ایک وجدانی جوش میں وہ اپنے آپ کو کسی بھی ”قربانی کے لئے وقف کر دیتا، بشرطیکہ اُس کے ہم وطن نجات پا جائے۔“ ”میرے جسمانی رشتہ دار۔

آیات 5-4 — جو بنی اسرائیلی ہیں؛ جن کے لئے لے پالک بنائے جانے کا حق ہے، اور جلال، اور عہدنامے، اور شریعت کا دیا جانا، اور خدا کی عبادت، اور وعدے؛ جن کے ہیں باپ دادا، اور جن سے جسم کے رُوسے مسیح پیدا ہوا، جو سب پر حاکم ہے، ابد تک مُبارک خدا ہے۔ آمین۔

رسول کبھی بھی اپنے آقا کو بڑھا چڑھا کر جلال دینے کا موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتا۔ اگرچہ موجودہ مضمون میں اُس کی خاص ضرورت نہ تھی، تو بھی وہ یسوع کے نام کے لئے ایک حمدیہ کلمہ ڈال دیتا ہے — ”جو سب پر حاکم ہے، خدا ہے، ابد تک مُبارک۔ آمین۔“ یہ امر تعجب انگیز ہے کہ جب کتابِ مقدس میں یہ حقیقت اس قدر واضح طور پر تعلیم دی گئی ہے تو کچھ لوگ مسیح کی الوہیت کے منکر کیسے ہو جاتے ہیں۔ اگر خدا کے کلام میں کوئی امر واضح سکھایا گیا ہے تو وہ یقیناً یہی ہے۔

پولس کسی قدر تسلیٰ انتخاب کے عقیدہ سے پاتا ہے، جس کا اس باب میں بھرپور ذکر ہے۔
میرا مضمون مجھے مجبور کرتا ہے کہ اب دسویں باب کو پھر پڑھوں۔

رومیوں کا خط، باب 10

آیت 1

- اے بھائیو، میری دل کی خواہش اور دُعا خُدا سے اسرائیل کے لیے یہ ہے کہ وہ نجات پائیں۔
یہی بات پھر ظاہر ہوتی ہے — اپنی قوم کے لیے اُس کا گہرا دُکھ اور شوق۔

2

- کیونکہ میں اُن کے حق میں گواہی دیتا ہوں کہ اُن میں خُدا کے لیے غیرت ہے مگر معرفت کے مطابق نہیں۔
غیرت ایک اچھی چیز ہے، مگر اگر وہ لگام کے بغیر گھوڑے کی مانند ہو تو بے کار بلکہ مُہلک بن جاتی ہے۔
معرفت غیرت کے مُنہ میں لگام ہے۔ غیرت آگ کی مانند ہے جو گھر کو گرم کرنے کے لیے جلائی گئی ہو، لیکن اگر قابو میں نہ رہے تو اسی گھر کو بھسم کر دے۔ پس غیرت میں معرفت ضرور ہونی چاہیے۔

3

- کیونکہ وہ خُدا کی راستبازی سے ناواقف ہو کر اور اپنی ہی راستبازی قائم کرنے کی کوشش میں لگے رہ کر خُدا کی راستبازی کے تابع نہ ہوئے۔

یہ ایسی بُرائی ہے جو آج بھی عام ہے۔ بہت سے لوگ ظاہراً خُدا کے لیے غیرتمند ہیں، مگر وہ یہ غلطی کرتے ہیں کہ اپنے اعمال، اپنی دعاؤں، کلیسیا یا عبادت خانہ جانے، یا ایسی ہی باتوں کے وسیلہ نجات پانا چاہتے ہیں، بجائے اس کے کہ مسیح کی پوری ہوئی راستبازی کو، جو خُدا کی راستبازی ہے، قبول کریں۔

وہ مسیح کی توہین کرتے ہیں، بلکہ خُدا کی توہین کرتے ہیں، گویا یہ سمجھ کر کہ اگر ہم اپنی راستبازی بنا سکتے تھے تو خُدا اپنے بیٹے کو ہماری راستبازی بننے کے لیے نہ دیتا، یا اگر ہم اپنے آپ کو بچا سکتے تھے تو اُسے مرنے کے لیے نہ سونپتا۔

4

- کیونکہ مسیح ہر ایک ایماندار کی راستبازی کے لیے شریعت کا انجام ہے۔
اصل نکتہ یہی ہے—ایمان لانا، بھروسہ کرنا—کیونکہ اسی سے وہ راستبازی ملتی ہے جس کا سرچشمہ اور انتہا مسیح ہے۔

5

- کیونکہ موسیٰ اُس راستبازی کی بابت جو شریعت کی ہے لکھتا ہے، کہ جو ان باتوں کو کرے گا وہ اُن کے سبب سے جیتا رہے گا۔
اور اگر کوئی شریعت پر پورا اُترتا، تو وہ اُس سے جیتا رہتا، مگر نہ کوئی کبھی ایسا ہوا ہے اور نہ ہوگا۔ شریعت کے وسیلہ زندگی کی کوئی اُمید نہیں۔

9-6

- مگر جو راستبازی ایمان کی ہے، وہ یوں کہتی ہے، اپنے دل میں یہ نہ کہہ، کون آسمان پر چڑھے گا؟ (یعنی مسیح کو اوپر سے نیچے لانے کو:) یا کون گہراؤ میں اُترے گا؟ (یعنی مسیح کو مُردوں میں سے اوپر لانے کو-) بلکہ کیا کہتی ہے؟ یہ کلام تیرے نزدیک ہے، بلکہ تیرے مُنہ میں اور تیرے دل میں ہے: یعنی ایمان کا وہ کلام جو ہم سناتے ہیں۔ کیونکہ اگر تُو اپنے مُنہ سے اقرار کرے کہ یسوع خُداوند ہے اور اپنے دل میں ایمان لائے کہ خُدا نے اُسے مُردوں میں سے جلایا ہے، تو تُو نجات پائے گا۔ کیا ہی عجیب نجات کا راستہ—کیا ہی نزدیک، کیا ہی قریب! یہاں تک کہ فرمایا، ”تیرے مُنہ میں“ گویا خُدا نے زندگی کی روٹی اتنی پاس رکھ دی ہے کہ وہ ہمارے مُنہ میں ہے۔ اگر ہم ہلاک ہوں تو وہ ایسے ہوگا جیسے کوئی کھانے کو مُنہ سے دھتکار دے۔ لیکن اے کاش ہم فضل پا کر اُسے قبول کریں، اُس پر جنیں، مسیح پر ایمان لائیں، اُس پر توکل کریں اور نجات پائیں

11-10

- کیونکہ دل سے ایمان لانے سے راستبازی حاصل ہوتی ہے اور مُنہ سے اقرار کرنے سے نجات ملتی ہے۔ چنانچہ کلام کہتا ہے، جو کوئی اُس پر ایمان لائے گا وہ شرمندہ نہ ہوگا۔
پس اگر میں اپنی ابدی نجات کو مسیح پر بنیاد رکھوں اور اُس پر توکل کروں، نہ اپنے اعمال، نہ دعاؤں، نہ آنسوؤں، نہ خیرات، نہ احساسات، نہ حتیٰ کہ اپنے توبہ یا ایمان پر، بلکہ سراسر اُس پر، تو میں کبھی شرمندہ نہ ہوں گا۔

13-12

- کیونکہ یہودی اور یونانی میں کچھ فرق نہیں، کیونکہ ایک ہی خُداوند سب کا ہے اور جو اُسے پکارتے ہیں اُن سب پر فیاض ہے۔ کیونکہ جو کوئی خُداوند کا نام لے گا وہ نجات پائے گا۔
کیا ہی تسلی بخش کلام اُن کے لیے جو نجات چاہتے ہیں مگر ڈرتے ہیں کہ نہ ملے۔ ”جو کوئی“—کیا ہی عظیم لفظ—”جو کوئی خُداوند کا نام لے گا“—یعنی ایمان کی دعا کرے—وہ نجات پائے گا۔

14

- پھر وہ اُس پر کیونکر پکاریں جس پر ایمان نہیں لائے؟
یہی اصل نکتہ ہے—ایمان ہی زندگی کا جوہر ہے۔

15-14

- اور جس کی بابت سنا نہیں اُس پر کیونکر ایمان لائیں؟ اور بغیر منادی کرنے والے کے کیونکر سنیں؟ اور جب تک بھیجے نہ جائیں وہ کیونکر منادی کریں؟ جیسا لکھا ہے، ”وہ جو سلامتی کی خوشخبری دیتے ہیں اور نیک باتوں کی بشارت سناتے ہیں، اُن کے پاؤں کیا ہی خوشنما ہیں“

دیکھو یہاں نجات کا سارا نظام ہے۔ خُدا انجیل دیتا ہے، وہ منادی کرنے والے کو بھیجتا ہے، لوگ اُسے سُننے ہیں، رُوح القدس کے وسیلہ ایمان لاتے ہیں اور نجات پاتے ہیں۔ گویا سارا خلاصہ اِسی میں ہے، مگر کیا ہی بابرکت طُور پر یہ ہم جیسے نالائق گنہگاروں کے لیے موزوں ہے۔

17-16

- لیکن سب نے انجیل کو قبول نہیں کیا۔ کیونکہ یسعیاہ کہتا ہے، ”اے خُداوند، کس نے ہماری خبر پر ایمان لایا؟“ پس ایمان سُننے سے اور سُننا خُدا کے کلام سے ہوتا ہے۔
یہ کبھی دیکھنے سے نہیں آتا۔ ایمان رسومات کو دیکھنے سے، جلوسوں اور شان و شوکت کو تکتے رہنے سے پیدا نہیں ہوتا۔ یہ صرف کلام کو سُننے سے آتا ہے، جو عقل کا معاملہ ہے اور اُس عقل پر رُوح القدس کا کام۔ ”ایمان سُننے سے اور سُننا خُدا کے کلام سے ہوتا ہے۔“

19-18

- لیکن میں کہتا ہوں، کیا اُنہوں نے نہیں سُننا؟ ہاں بے شک، اُن کی آواز ساری زمین میں گونج گئی اور اُن کے کلام دنیا کی انتہا تک پہنچ گئے۔ پھر میں کہتا ہوں، کیا اسرائیل نے نہیں جانا؟
کیا اُنہیں نہ سکھایا گیا تھا کہ اگر وہ بے ایمان رہیں گے تو خُدا اُنہیں رد کرے گا اور دیگر قوموں کو بُلائے گا؟ ہاں، اُنہوں نے سُننا، کیونکہ

19

- سب سے پہلے موسیٰ کہتا ہے، ”میں اُن لوگوں کے وسیلہ جنہیں لوگ نہیں سمجھا جاتا، تمہیں غیرت دلاؤں گا، اور ایک بے عقل قوم سے تمہیں غصہ دلاؤں گا۔“
اور غیر قوموں کو، جنہیں یہودی کتے سمجھتے تھے، خُداوند نے بُلایا اور مسیح پر ایمان لانے کے لیے کھینچ لیا، کیونکہ اُنہوں نے اُسے رد کیا۔ وہ کیا ہی عجیب واقعہ ہے جو اُس بڑی ضیافت کی تمثیل میں ہے کہ جب مدعو مہمان نہ آئے تو بادشاہ نے غضبناک ہو کر اپنے نوکروں سے کہا، ”راہوں اور باڑوں کے پاس جا کر اُنہیں مجبور کر کے اندر لے آؤ۔“ دیکھو، خُدا کا غضب بھی بعض کے لیے بھلائی کا باعث ہوتا ہے۔ وہ مہمانوں پر جو نہ آئے قہرناک ہوا، مگر ہمیں بُلا لیا۔ یہودیوں پر اُس کا غضب غیر قوموں کی نجات کا سبب ہوا۔ خُدا کا شکر ہو، اور کاش اسرائیل بھی جمع کیا جائے۔

20-21

- مگر یسعیاہ نہایت دلیری سے کہتا ہے، ”میں اُنہیں ملا جنہوں نے مجھے نہ ڈھونڈا؛ میں اُن پر ظاہر ہوا جنہوں نے میرا حال نہ ”پوچھا۔“ لیکن اسرائیل سے وہ کہتا ہے، ”سارا دن میں نے اپنے ہاتھ ایک نافرمان اور ضدی قوم کی طرف پھیلائے رہے۔“